قصیدہ درمدح سید الشہدا اءامام حسین علیہ السلام

سید الشعراء مولانا سید محمد حسن سالکؔ مرحوم

جس میں غم و خوشی کی نہ ہو لذت تمام — ایسی حیات کو ہے مرا دور سے سلام

لبہائے اہل دل پہ خموشی کی مہر ہے — آتے نہیں مروت و اخلاق کے پیام

یہ ظلمت فراق کا ڈر، دن ڈھلا نہیں — لو دے رہا ہے دل میں ابھی سے چراغ شام

آنکھیں کریں گی حسرت فصل بہار میں — ان آنسوؤں کو پھول بنانے کا اہتمام

لفظیں ادب سے اس کی زباں چومنے لگیں — ہم نے جسے بنا دیا شائستہ کلام

جانا کہاں تھا اور کہاں آ گیا ہوں میں — گلشن کا تذکرہ ہے نہ ہے ذکر دور جام

پیمانہ ہے کبھی کبھی شیشہ کبھی ہے جام — ہر میکدے میں روز بدلتا ہے ایک نام

پھینکی تجلیوں نے اک ایسی کمند نور — آخر کو ڈوب ڈوب گئے نجم شب تمام

اے ساکنان شہر نگاراں ادھر نظر — ہے رنگ و بوئے گل میں بہاروں کا انتظام

پاس ادب سے ساقی کوثر کے سامنے — کیسے کہوں کہ لکھئے یہ میخانہ میرے نام

اس میکدے کے جام میں جنت کے سرخ پھول — پیتے ہیں انبیا مئے کوثر ہے اس کا نام

بعد درود چلتا ہے اس میکدے میں دور — ملتا ہے جانماز پہ مخصوص مَے کا جام

اس میکدے کا آج سے ساقی حسینؑ ہے — جو مانگنا ہو مانگ لیں عالم کے خاص و عام

تیری نشست دوش نبیؐ کے لئے نگیں — تیرا قیام جائے عبادت کا احتشام

تھیں روز عید مرضئ باری تری ضدیں — دیکھا نبی کی زلف کو بنتے ہوئے لجام

دنیا نظر سے دیکھتی ہے منزل حسینؑ — دوش رسولؐ پاک ہے معراج کا مقام

دن دیکھنے کو پلٹا تھا مغرب سے آفتاب — اب دیکھتا ہے نجم فلک تیرے گھر کی شام

سر دے دیا بچا لیا دین اللہ کو! — جو رہ گیا رسولؐ سے تو نے کیا وہ کام

روح رسولؐ، عزم علیؑ، جان فاطمہؑ — بعد حسنؑ ہے ضامن اسلام تیرا نام

آٹھوں پہر اسی سے لبوں پر ''حسینؑ'' ہے — ہم نے اصول دین میں سمجھا ہے تیرا نام

چاہا اسی سے جھولا جھلانے کا خاص کام — پہچانتے تھے روح الامیں منزل امام

میں اس جبین نور کی کیسے کروں ثنا — جس کے ہر ایک سجدے کو کعبہ کرے سلام

اس شاہ کربلا کی ثنا کس طرح کروں — جس نے پیا ہے جام شہادت بہ اہتمام